باب۔۷

نمازِ وتر

قرآن: أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۔

امت کے کچھ لوگ حق پر قائم ہیں، وہ رات کی ساعتوں میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور سر بسجود رہتے ہیں، (آل عمران:۱۱۳)۔

حدیث: میں اپنی خالہ حضرتہ میمونہؓ کے پاس ایک رات کو ٹھہر گیا۔ اُس رات آنحضرتؐ نے بھی اپنی شب یہیں گذاری۔ آدھی رات کو حضورؐ بیدار ہوئے اور سورۃ آل عمران کی ۱۰ آیتیں تلاوت فرمائیں۔ پھر اٹھ کر وضو کیا۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ میں نے بھی آپؐ کی طرح کیا۔ آپ نے مجھے دائیں بازو کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔ پھر آپؐ نے دو، دو رکعت سے ۱۰ رکعتیں ادا کیں اور آخر میں وتر پڑھی۔ پھر آپؐ لیٹ گئے۔ فجر کی نماز کی اطلاع لے کر مؤذن پہنچے۔ اس پر پہلے دو رکعت نماز پڑھی اور مسجد پہنچ کر نماز فجر کی امامت فرمائی۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (صحیح بخاری:۹۳۷)۔

آنحضورؐ تہجد کی نمازیں دو، دو رکعت کر کے ادا فرماتے اور پھر ایک رکعت پڑھتے اور فرماتے کہ یہ آخری نماز سے مل کر وتر بنادے گی۔ قاسم بن محمدؒ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا، میں نے لوگوں کو تین رکعت وتر ہی پڑھتے دیکھا۔ اور فجر کے لیے مسجد جانے سے پہلے دو رکعت نماز اذان کے بعد پڑھتے۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ، حضرتہ عائشہؓ اور انس بن سیرینؒ۔ (صحیح بخاری:۹۳۸تا۹۴۰)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر، سحر سے پہلے رات کے تمام حصوں میں پڑھی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (صحیح بخاری:۹۴۱)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نمازیں پڑھتے لیکن مجھے وتر کے موقع پر اُٹھالیتے۔ اور پھر میں بھی وتر پڑھتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (صحیح بخاری:۹۴۲)۔

نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ وتر کو تم اپنی آخری نماز بناؤ۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (صحیح بخاری:۹۴۳)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض:

قرآن میں واضح حکم نہ ہونے کے سبب وتر کی نماز فرض نہیں ہے۔

واجب:

(۱) بعض کے نزدیک نماز وتر واجب ہے:

[امام ابو حنیفہؒ نے اس کے واجب ہونے کی دلیل میں تین حدیثیں دی ہیں: ۱۔ بریدہ اسلمیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مکرمؐ نے فرمایا، وتر واجب ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں (مسند احمد)، ۲۔ عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک جمعہ کے خطبہ میں فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک اور نماز کا اضافہ فرمایا ہے، سنو وہ وتر ہے، اسے عشاء اور فجر کے درمیان ادا کرو (مسند احمد)، ۳۔ عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جو وتر پڑھے بغیر سو گیا یا بھول گیا تو یاد آنے پر پڑھ لے (سنن ابی داؤد)۔۔۔ ان تینوں حدیثوں سے یہ بات اخذ کی جا سکتی ہے کہ یہ نماز عملاً فرض، اعتقاداً واجب اور ثبوتاً سنت ہے]۔

(۲) فقہ حنفی کے تحت تیسری رکعت کے بعد رکوع سے پہلے، ایک تکبیر کے ساتھ، کھڑے ہو کر دعائے قنوت کا مانگنا، (۳) اس نماز کی قضا بھی واجب ہے۔

سنت:

(۱) بعض فقیہ نماز وتر کو سنت مؤکدہ قرار دیتے ہیں، (۲) دعائے قنوت کے لیے دو مسنون دعاؤں میں سے کم از کم ایک دعا کا مانگنا، (۴) جو آخری پہر تہجد کے لیے نہ اٹھ سکے تو اس کا وتر پڑھ کر سونا۔

مستحب:

(۱) وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون، اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص کا پڑھنا۔

متفرق:

(۱) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وتر کی نماز تین رکعت ہے اور ایک ہی سلام کے ساتھ ہے، (۲) حضورؐ تہجد کی نماز بہت پڑھا کرتے تھے اور جب نماز میں دیر ہو جاتی تو سب کو وتر یعنی طاق بنانے کے لیے ایک رکعت پڑھ لیا کرتے، (۳) مسنون دعائیں یاد نہ ہوں تو دیگر دعائیں مانگی جا سکتی ہیں۔ (۴) ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں، چناں چہ اگر سونے سے پہلے پڑھ لی ہے تو تہجد میں اس نماز کی تکرار نہیں ہے، (۵) ماہ رمضان کے علاوہ وتر جماعت سے نہ پڑھی جائے۔

Siddiqui Publications